خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع افتتاحی تقریب مسجد بیت الرحمان، ڈیلٹا (برٹش کولمبیا)

تشہد،تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ سب سے پہلے میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ نے ہماری دعوت قبول کی اور وینکوور کی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیاوی تعلقات کے پیشِ نظر لوگ دوسروں کو اپنی معاشرتی اور سماجی تقریبات میں بلاتے رہتے ہیں اور لوگوں کو جب ایسی تقریبات میں بلایا جاتا ہے تو بالعموم وہ دعوت قبول بھی کر لیتے ہیں ماسوائے اس کے کہ شامل نہ ہونے کی کوئی خاص وجہ ہو۔ درحقیقت تمام اقوام، نسلوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ایسی تقریبات میں شرکت کرنا روزمرہ کی بات ہے۔ لیکن غیر مسلموں کے لئے ایک مذہبی اور اسلامی تقریب میں شامل ہونا ان کے اندر موجود برداشت کا ایک واضح ثبوت ہے اور ان کی دوسروں کے متعلق جاننے اور دوسروں کے ساتھ دوستی کا تعلق پیدا کرنے کی دلی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ آج کی تقریب بھی خالصتاً ایک مذہبی تقریب ہے۔ جہاں ہم سب لوگ مسجد کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس صوبہ کی یہ پہلی مسجد ہے جو ایک خاص مقصد کے لئے تعمیر کی گئی ہے اور اس کا افتتاح ہمارے لئے خوشی ومسرت کا باعث ہے۔ امرِ واقعہ تو یہ ہے کہ آپ سب لوگوں کا آنا اور ہماری خوشی میں شامل ہونا ہمیں آپ کا زیادہ مشکور کرتا ہے بہ نسبت اس کے کہ آپ کسی روزمرہ کی غیر مذہبی یا کوئی سماجی ومعاشرتی تقریب میں شریک ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ کے لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات میں اضافہ ہوگا۔ نیز میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ بعض غیر مسلموں کے اسلام کے متعلق خدشات اور تحفظات بھی دور ہو جائیں گے۔ اور آپ سب لوگ ہمارے مذہب کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دیکھ پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند الفاظ کے ساتھ میں آپ کو اختصار کے ساتھ مسجد کے معانی اور مقاصد کے متعلق بتانا چاہوں گا۔ لفظ 'مسجد' ایک عربی لفظ ہے جس کا انگریزی میں لفظ mosque کے ساتھ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ لیکن انگریزی لفظ 'mosque' عربی لفظ 'مسجد' کے معانی و مقاصد کو بیان کرنے میں صحیح انصاف نہیں کر پاتا۔ اس لئے میں لفظ 'مسجد' کے حقیقی معانی بیان کرنا چاہوں گا۔

مسجد کے لفظی معانی 'عبادت کی جگہ' کے ہیں۔ یعنی ایسی جگہ جہاں پر لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام مساجد اُسی کی ہیں یعنی اُس کی ملکیت میں ہیں۔ مساجد بے شک مادی طور پر انسانوں کے ذریعہ تعمیر کی جاتی ہیں لیکن ایک حقیقی مسجد یعنی ایسی مسجد جو خالصتاً خدا کی خاطر تعمیر کی گئی ہے اس کے دروازے تمام ایسے لوگوں کے لئے کھلے رہتے ہیں جو امن اور سکون کی ضمانت دیتے ہوں اور ان مساجد میں قادرِ مطلق خدا کی عبادت کے لئے آنا چاہتے ہوں۔

اس چیز کا عملی نمونہ ہمیں اپنے پیارے آقا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے بھی ملتا ہے۔ ایک مرتبہ نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا۔ جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو وہ اضطراب کے ساتھ ایسی جگہ کی تلاش کرنے لگے جہاں وہ عبادت کر پاتے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی دیکھ کر فرمایا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ وہ مدینہ میں ہماری مسجد میں عبادت کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے دَور میں غیر مسلم دنیا میں لوگوں کا ایک بڑا حصہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتا ہے کہ نعوذباللہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر مذاہب کے متعلق شدت پسندانہ طریق اپنایا تھا۔ اسلام اور بانی اسلام کے

خلاف بے انتہا پراپیگنڈہ کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو اسلام کے مخالفین مذہب سے خوفزدہ ہیں اور دوسری طرف وہ بانیِ اسلام پر حملہ کرنے کی غرض سے ان کے خلاف انتہائی بیہودہ، غیر مہذب اور نفرت آمیز اعتراضات کرتے ہیں۔ وہ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اصل تاریخ سے بے خبر ہیں اور انہیں اسلام کی حقیقی اور بے داغ تعلیمات سے آگاہی حاصل نہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے بعض گروہوں کے شدت پسندانہ اعمال ہی اس نفرت اور فکرمند حالت کو پیدا کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔ تاہم یہ بات بھی واضح رہے کہ یہ نام نہاد مسلمان ایسے اعمال اس لئے بجالاتے ہیں کہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے دور جا چکے ہیں۔ نجران سے آنے والے عیسائیوں کے وفد کے لئے کئے گئے انتظامات کے حوالہ سے مَیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمدلی کی مثال دے چکا ہوں۔ مَیں اب آپ کے سامنے قرآن کریم کی 'امن' کے متعلق تعلیم کو رکھوں گا۔ سورۃ بقرہ کی آیت 15 میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مسجد میں اس کا نام بلند کیا جائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کی؟''

یہ ایک واضح حکم ہے کہ ایک حقیقی مسجد کے دروازے ہمیشہ تمام لوگوں کے لئے کھلے رہیں گے جو خدائے تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہوں۔ اس لئے ایک حقیقی مسلمان اتنا ظالم کبھی نہیں ہوسکتا کہ وہ کسی کو خدا تعالیٰ کی عبادت سے روکے۔ اگر اسلام کی عظیم الشان تعلیمات کا جائزہ لیں تو اس کے خوبصورت پہلوؤں سے ہمیشہ روشنی اور نور ہی افشاں ہوتا ہے۔ جب بھی مَیں نے ایسے لوگوں کو جو اسلام کی اصل اور خوبصورت تعلیمات سے آگاہ نہ تھے اسلامی تعلیمات کا تعارف کروایا تو وہ سچ جان کر حیرت زدہ ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اپنے یکسر غلط اعمال کی وجہ سے اسلام کی عظمت اور خوبصورتی اجاگر کرنے کی بجائے اس کے متعلق خوف پیدا کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ سخت مذمت کے لائق ہے۔ اسلامی تعلیمات تو پیار، محبت اور امن ہیں۔ یہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ میں یہ واضح کردوں کہ جو لوگ اپنے بداعمال کے ذریعہ اسلام کا نام بگاڑتے ہیں وہ محض ذاتی مفادات اور خودغرضی کی بناء پر ایسا کرتے ہیں۔ میں یہ بھی واضح کردوں کہ اسلام کا شدت پسندی، دہشت گردی اور ظلم کے ساتھ قطعی کوئی تعلق نہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں کہیں بھی قرآن کریم میں سختی کی تعلیم دی گئی ہے تو اس کے جواز اور وجوہات بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادی گئی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ایسے احکام دیئے گئے وہ دنیا میں صرف مستقل امن و سلامتی کے قیام کے ذرائع کے طور پر ہیں۔ جب قرآن کریم نے مسلمانوں کو اپنے دفاع کیلئے جنگ کی اجازت دی تو وہ اجازت تمام مذاہب اور تمام لوگوں کی حفاظت کی خاطر دی گئی اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 40 میں ہے کہ مسلمانوں کو دشمنوں کے ظلم و ستم کی بنا پر اپنے دفاع کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''

ہمیں اس اجازت کا پس منظر اور اس وقت کے حالات کو سمجھنا چاہیئے۔ مسلمانوں نے قیامِ امن کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور ہر قسم کی قربانی دی۔ مسلمانوں نے انتہائی سفّاکانہ ظلم اور بربریت کو برداشت کیا۔ ان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا گیا اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ غرضیکہ مخالفینِ اسلام کا ظلم و بربریت ہر لحاظ سے تمام حدیں عبور کرچکے تھے۔ یہ وہ نازک لمحہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے دفائی جنگ لڑنے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے ساتھ مسلمانوں کی نصرت کا وعدہ بھی فرمایا۔ دنیاوی لحاظ سے مخالف فریق کے مقابلہ میں مسلمان بہت کمزور اور بے یارومددگار تھے لیکن اس حقیقت کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے مسلمانوں کے ساتھ نصرت اور

فتح کا وعدہ فرمایا۔ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ کفارِمکّہ کے پاس ایک طاقتور اور ضخیم فوج تھی جو وافر سامانِ حرب سے پوری طرح لیس تھی۔ مسلمانوں کی فوج تعداد میں ان کا تیسرا حصہ تھی اور شاید ہی ان کے پاس کوئی جنگی سازوسامان تھا۔ اتنے عظیم الشان فرق کے باوجود بھی مسلمانوں نے دشمنوں کو ایک معجزانہ شکست سے دوچار کیا۔ کیونکہ وہ سچ کی خاطر لڑ رہے تھے تا امن کا قیام اور ظلم کا خاتمہ کر پائیں۔ پس اسی لئے ان کو اجازت دی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ تھی۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرما دیا کہ اگر یہ ظلم کا خاتمہ نہ ہوتا تو ہر مذہب کفار کے ظلم وستم کا نشانہ بنتا۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے:

"وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔"

یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ دفاعی جنگ کی اجازت نہ دیتا تو نہ کوئی مذہب محفوظ رہتا اور نہ ہی کوئی عبادتگاہ۔ نہ مندر، نہ کلیسا، نہ یہودیوں کے معبد خانے اور نہ ہی مساجد خطرہ سے خالی ہوتیں۔ بلکہ مخالفین ان کو تباہ وبرباد کر دیتے اور کسی مذہب کے آثار نہ بچتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی کو اس کے مذہب کی وجہ سے نشانہ بنانا ایک گھمبیر اور خطرناک جرم ہے اور اس چیز کو وہ سخت ناپسند کرتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے بعض خاص حالات میں ایسے لوگوں کو طاقت کے ذریعہ روکنا جائز قرار دیا گیا ہے۔

یہاں پر ایک اور بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ جس آیت کا مَیں نے حوالہ دیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرمایا کہ صرف مساجد کی حفاظت کی خاطر طاقت کا استعمال ہونا چاہئے۔ بلکہ دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کے نام پہلے لئے گئے اور آخر میں مساجد کا ذکر کیا۔ پس مَیں ایک مرتبہ پھر واضح کر دوں کہ جب مسلمانوں کو کفّار کے خلاف جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ محض اسلام کے دفاع اور اسلام کی حفاظت کی خاطر نہیں تھی بلکہ اس کا مقصد تمام مذاہب اور تمام عبادتگاہوں کی حفاظت کرنا تھا۔ ایک لحاظ سے یہ کہنا درست ہے کہ مذہبی آزادی کے حوالہ سے پہلا قانون قرآن کریم نے ہی بیان فرمایا ہے اور اس کا براہِ راست تعلق مسجد کے ساتھ ہے۔ بالفاظِ دیگر جب بھی نئی مسجد بنتی ہے تو مذہبی آزادی کا ایک نیا باب کھلتا ہے۔ یہ نہ صرف مذہبی آزادی دیتی ہے بلکہ تمام مذاہب کی حفاظت کا بھی حکم دیتی ہے۔

حضورانور **ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز نے فرمایا:**

یہاں مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا کا شمار ان چند ممالک میں ہوتا ہے، شاید دوسرا یا تیسرا ملک ہوگا جس نے باقاعدہ طور پر مذہبی آزادی کیلئے ایک دفتر کا قیام کیا ہے۔ میرے نزدیک اس عمدہ قدم اُٹھانے پر کینیڈا کی حکومت قابلِ تعریف ہے اور مبارکباد کی حقدار ٹھہرتی ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کینیڈا ملک کے اندر اور ملک سے باہر بھی وہ چیز حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس سے خدا تعالیٰ جو زمین وآسمان کا خالق ہے خوش ہوتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی اس دَور کے امام ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کی تجدید کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس وجہ سے ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم احمدی ہی ہیں جو اسلام اور قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہم ساری دنیا کو اسلام کی خالص اور اعلیٰ تعلیمات سے روشناس کروانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ پس ہم کینیڈا حکومت کی اس کوشش کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور دنیا میں مذہبی آزادی کے قیام کے لئے ان کی کوششوں میں مکمل تعاون کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم صرف اُسی بات کی تبلیغ کرتے ہیں جس پر ہم خود عمل کرتے ہیں۔ اور اس کا ہم عملی

رنگ میں مظاہرہ بھی کر چکے ہیں جیسا کہ مذہبی آزادی کے اس دفتر کا ہمارے مرکز پیس ویلیج اونٹاریو میں آغاز کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے خوشی ہے کہ Dr Andrio Bennett جو اس وقت ہمارے ساتھ موجود ہیں اس ادارہ کے پہلے ایمبیسیڈر مقرر ہوئے ہیں۔ اس تقریب سے پہلے میری اُن سے ملاقات ہو چکی ہے جب یہ لندن میں پیس سمپوزیم جس کا ہم ہر سال انعقاد کرتے ہیں میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ کشادہ دل اور دوست پرور ہونے کے ساتھ ساتھ اس ذمہ داری کو بھرپور طریق پر ادا کرنے کے لئے بھی پُرجوش اور پُرعزم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ عزم ہمیشہ برقرار رکھے۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ کینیڈا کی حکومت اور کینیڈا کے لوگ ان تمام افعال کو اپنا لیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ اپنے آپ کو ان اعمال سے بچائے رکھیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں تا کہ اس عظیم قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں پھر دوبارہ اس مسجد کے متعلق کچھ کہنا چاہوں گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا اس شہر، علاقہ بلکہ پورے ملک کے لوگ اپنے دل و دماغ میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات اور پریشانی کو مکمل طور پر دور کر دیں۔ اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ مسجد صرف پیار، محبت اور بھائی چارہ کا پیغام دیتی ہے اور یہ مسجد امن و ہم آہنگی کی ضامن ثابت ہوگی۔ اس مسجد کا نام 'بیت الرحمان' رکھا گیا ہے۔ لفظ 'رحمان' خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور اس کی ایک صفت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات اور تمام اقوام قطع نظر اس کے کہ ان کا تعلق کس نسل اور مذہب سے ہے کے لئے مشفق اور رحیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شفقت کی وجہ سے ہے کہ آج کی مادہ پرست دنیا میں جہاں لوگوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کر رہی وہ اپنی تمام مخلوق کو عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک سچے مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے مشفق اور رحمدل ہونا ضروری ہے۔ دوسروں کو غم اور تکلیف دینے کی بجائے مسلمان کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔ ایک مسلمان صرف رحمدل اور شفیق ہونے کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے والا بن سکتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ ایک سچے مسلمان کے لئے دوسرے کے خلاف ظلم میں حصہ لینا اور فساد برپا کرنا ناممکن ہے۔ ایک سچے مسلمان کے لئے ایک مسجد کو خوف اور نفرت کی جگہ بنا دینا اور لوگوں کو اس سے دُور کر دینا ناممکن ہے۔ بلکہ اس کے برعکس چونکہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور یہ امن اور سلامتی کا پیغام دیتی ہے۔ مسجد تو ایسی جگہ ہے جو مقناطیس کی طرح لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر مَیں اعلان کرتا ہوں کہ یہ مسجد تمام لوگوں میں قطع نظر اس کے کہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی، مسلمان ہیں یا غیر مسلم پیار، امن اور بھائی چارہ پھیلانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے ہماری مسجد کے دروازے کھلے رہیں گے کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی بنی نوع انسان کیلئے رحمانیت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں یہ بھی بتا دوں کہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ احمدی مسلمانوں کی وسیع تر معاشرہ میں ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ مقامی احمدیوں کو ہر کلیسا، گرجا گھر اور ہر عبادتگاہ کی حفاظت کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیر احمدی خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے اور محسوس کریں گے کہ جب بھی ان کو کسی چیز کی ضرورت یا مدد چاہئے ہوگی تو احمدی ہی ان کے مدد کرنے کے لئے اور تمام لوگوں کی عبادتگاہوں کی حفاظت کرنے کے لئے سب سے آگے ہوں گے۔

میں امید کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ آپ کا میری باتوں پر جو میں نے آج کی ہیں پختہ یقین قائم ہو جائے اور

آپ پر اسلام کی خوبصورتی اور اس کی خوبصورت تعلیمات واضح ہوجائیں۔ درحقیقت یہی اسلام ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے روشنی کی کرن ہے اور جس پر جماعت احمدیہ عمل پیرا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کی دنیا کو اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والے اور وہ لوگ بھی جن کا مذہب پر ایمان نہیں ہے اکٹھے ہوجائیں۔ تمام قوموں اور نسلوں کا متفقہ مقصد کے لئے اس دنیا کو تباہی سے بچانے کی خاطر اکٹھا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ تمام امن پسند لوگوں کو جہاں بھی ظلم ہورہا ہے اس کی مضبوطی کے ساتھ روک تھام کیلئے لازماً اکٹھا ہونا پڑے گا۔ ہر ایک کو اپنے دلوں سے عداوت، بغض اور نفرت ختم کرنا ہوگی ورنہ یہ عداوتیں بھڑک اُٹھیں گی اور دنیا کی تباہی کا موجب ہوں گی۔ عالمی جنگ کے آثار مسلسل افق پر نمودار ہورہے ہیں اور اس جنگ کے تباہ کن نتائج سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُس واحد خدا سے استدعا کی جائے جو اپنی مخلوق کے لئے رحمان ہے۔ میری دعا ہے کہ دنیا اس خدا کی طرف جھک جائے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر مَیں آپ سب کا وقت نکال کر ہماری اس خوشی میں شریک ہونے پر دلی طور پر مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔ شکریہ۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا تمام مہمان کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

بعد از اں حضور انور نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت مہمانوں سے ملے۔ مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے، گفتگو کرتے اور درخواست کر کے تصویر بنواتے۔ ہر ایک حضور انور سے ملنے کے لئے بیتاب تھا۔

بعد از اں دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔